بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی خاتون کا آرٹیفیشل اور چاندی کا زیور پہننا اور سونے کو ناپسند کہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک خاتون ہیں ان کو سونے کا زیور پسند نہیں، وہ آرٹیفیشل اور چاندی کا زیور پسند کرتی اور یہی پہنتی ہیں، سونے کا بنا ہوا زیور نہیں پہنتیں اور کہتی ہیں کہ یہ مجھے ناپسند ہے۔ کیا ان کا یہ عمل ٹھیک ہے؟

جواب

شریعتِ مطہرہ نے عورت کے لئے کسی خاص قسم کے زیور کی پابندی نہیں لگائی اس معاملے میں عورت خود مختار ہے کہ کوئی بھی زیور پہن سکتی ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو جیسے نامحرم کے سامنے آواز والا زیور پہننا، جائز نہیں۔ یوہیں کوئی دھات پسند آنا یا آنا یہ عورت کے لئے اختیاری معاملہ ہے۔ بس اتنا ضرور ہے کہ کسی جائز معاملے کو ناجائز نہ سمجھے مثلاً کسی کو سونے کی دھات پسند نہیں فقط اتنی بات ہے تو کوئی مسئلہ نہیں جبکہ سونے کے زیور کو ناجائز نہ سمجھے۔ لہذا اگر کوئی عورت دیگر زیور پہنتی ہے بس سونے کا زیور اس کو پسند نہیں تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں البتہ اگر ماں یا باپ یا شوہر کا حکم ہو تو اس معاملے میں ان کی اطاعت واجب ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ قدرت ہونے کے باوجود عورت کا بالکل بے زیور رہنا مکروہ و ناپسندیدہ عمل ہے لہذا کچھ نہ کچھ زیور پہنے رہنا چاہیے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ: "چوڑیاں کانچ کی عورتوں کو جائز ہیں پہننا یا ناجائز ہیں؟" تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: جائز ہیں، لعدم المنع الشرعی (اس لئے کہ کوئی شرعی مانع نہیں۔) بلکہ شوہر کے لئے سنگار کی نیت سے مستحب "وانما الاعمال بالنیات" (اعمال کا دارومدار ارادو پر ہے۔) **بلکہ شوہر یا ماں یا باپ کا حکم ہو تو واجب:** "لحرمة العقوق و لوجوب طاعة الزوج فیما یرجع الی الزوجیة۔" (ترجمہ: اس لئے کہ والدین کی نافرمانی حرام ہے اور شوہر کی فرمانبرداری بسلسلہ حقوق زوجیت واجب ہے۔) (فتاوی رضویہ، ج 22، ص 115، 116، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ حدیث میں ہے: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یکرہ تعطر النساء وتشبھھن بالرجال، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے تعطر (یعنی بے زیور رہنے) کو اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورتوں کو ناپسند فرماتے۔ (ت)

مجمع البحار میں ہے: قیل ارادتعطل النساء باللام وھی من لا حلی علیھا ولا خضاب واللام والراء یتعاقبان کہا گیا ہے کہ لفظ مذکور سے "تعطل النساء" حرج لام کے ساتھ مراد ہے اور اس سے وہ عورتیں مراد ہیں جو نہ تو زیور پہنے ہوں نہ خضاب لگائے ہوں پس یہاں لام اور راء ایک دوسرے کی جگہ آتے ہیں۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: یاعلی مر نسائک لا یصلین عطلا۔ رواہ ابن اثیر فی النھایۃ۔ اے علی! اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔ (امام ابن اثیر نے النہایہ میں اس کو روایت فرمایا۔ ت)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں: کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔

مجمع البحار میں ہے: عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا کرھت ان تصلی المرأۃ عطلا ولو ان تعلق فی عنقھا خیطا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کے بغیر زیور نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتیں) اور فرمایا کرتیں (اگر اور کچھ نہ ہو تو ایک ڈورا ہی گلے میں لٹکا لے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ 127۔128، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2502

تاریخ اجراء: 12 ربیع الآخر 1447ھ/06 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net